بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

فضائلِ دُرودُ وسلام

عطائے غوث العالم، شہزادۂ حضور محدث اعظم، برادر حضور شیخ الاسلام

امیرِ کشورِ خطابت غازیِ ملت علامہ سید محمد ہاشمی اشرفی جیلانی

تلخیص وتحشیه

ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی

شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد (رجسٹرڈ)
(مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدرآباد۔ اے پی)

﴾ بہ نگاہ کرم تاجدارِ اہلسنت حضور شیخ الاسلام رئیس المحققین امام المتکلمین
شہزادۂ حضور غوث الثقلین سلطان المشائخ علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی حفظہ اللہ ﴿

نام کتاب : فضائلِ دُرودوسلام
تصنیف : امیر کشورِ خطابت غازیِ ملت علامہ سید محمد ہاشمی اشرفی جیلانی
مرتب : ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی
نوٹ: کتاب میں جہاں بھی آپ کو ستارے (☆☆☆☆☆☆☆) ملیں
سمجھ لیں کہ وہاں مرتب کی تشریح و اضافت ہے
تصحیح ونظرِ ثانی : خطیبِ ملت مولانا سید خواجہ معزالدین اشرفی
ناشر : شیخ الاسلام اکیڈمی حیدر آباد (دکن)
اشاعت اُول : ڈسمبر ۲۰۰۵ تعداد : ۵۰۰۰ (پانچ ہزار)
قیمت: 20 روپیئے

مومنین کی بے مثال مائیں جن کی پاکیزگی کی گواہی قرآن مجید نے دی

امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن

ازواج مطہرات کی سب سے بڑی فضیلت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو حضور ﷺ کی بیبیاں فرمایا' ازواج النبی ﷺ اور آپ کی اولادِ پاک کی شانِ رفیع میں آیت تطہیر نازل فرمایا۔ نبی کریم ﷺ کے اہل بیت میں آپ کی ازواج مطہرات بھی داخل ہیں اللہ تعالیٰ نے ازواج النبی کے گھروں کو مہبط وحی الٰہی اور حکمت ربانی کا گہوارہ قرار دیا اور یہ بھی حقیقت ہے کہ مکان کی عزت وتکریم مکین سے ہوتی ہے۔ دنیا کا بڑا بد بخت وہ شخص ہے جو اپنی عظیم ترین ماؤں کے بارے میں اپنی ناپاک زبان دراز کرے۔ امہات المؤمنین کا انکار یا اُن کی شان عالی مرتبت میں بکواس کرنا دراصل اس بات کا ثبوت پیش کرنا ہے کہ مومنین کی بلند مرتبہ ماؤں سے اُن کا کوئی ایمانی' قلبی اور رسمی رشتہ نہیں ہے۔ امہات المؤمنین کی سیرت پر نہایت ہی جامع' مدلل اور تحقیقی کتاب' جس میں بد مذہب عناصر اور مستشرقین کے تمام بیہودہ اعتراضات کا علمی انداز میں منہ توڑ جواب دیا گیا ہے۔۔ کتاب دینی جامعات میں داخلِ نصاب ہے۔

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدر آباد (9848576230)

فہرست مضامین

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
دُرود وسلام	۵	مسجد میں داخل اور نکلتے وقت دُرود	۲۴
عبادت اور محبت	۸	دُرودِ شریف اور دُعائے وسیلہ	۲۴
محبتِ رسول شرطِ ایمان	۱۱	دُرود شریف میں کثرت	۲۵
محبتِ رسول کا ثمر ۔ معیارِ محبت	۱۱	جمعہ کے دن دُرود شریف	۲۷
محبتِ رسول کیسے ملتی ہے؟	۱۳	حضور ﷺ دُرود سنتے' دُرود بھیجنے	۲۸
سلام پر اصرار کیوں؟	۱۳	والے کو پہچانتے اور جواب دیتے ہیں	
سلام کے لئے تعظیماً قیام کرنا (کھڑا ہونا)	۱۵	برکات دُرود شریف	۳۱
دُرود وسلام کی محفل سے بھاگنے والے	۱۷	دُرودِ شریف میں اختصار	۳۵
کے لئے سیدنا جبرئیل امین کی بددُعا		خزینہ فضائل و برکات	۳۶
ذکرِ ولادت اور سلام	۱۸	دُرود برائے مغفرت	۳۶
فضائل دُرودِ شریف	۲۰	ایک پسندیدہ دُرود	۳۶
دُرود شریف پڑھنا واجب ہے	۲۲	دُرودِ شریف شافعی	۳۷
قیامت کے دن حضور ﷺ کا قرب	۲۲	دُرودِ خضری	۳۷
بہترین وظیفہ اور قربِ الٰہی کا ذریعہ	۲۳	دُرود تنجینا	۳۷
بخیل کون ہے	۲۳	دُرودِ تاج	۳۹

اللہ تعالیٰ کی کبریائی: ساری بڑائی و کبریائی اللہ جل شانہ' کے ساتھ مخصوص ہے۔ عظمتِ کبریائی انتہاء کو پہنچی ہوئی ہے جو مخلوق کے خیال و گمان سے وراء ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے متکبر ہونا صفت ہے لیکن مخلوق کے لئے یہ عیب' گناہ اور مذمت کا سبب ہے کیونکہ حقیقت میں بڑائی حاصل نہ ہونے کے باوجود بڑائی کا دعویٰ جھوٹا ہوتا ہے اور وہ ذات جو حقیقت میں سب سے بڑی اور بے نیاز ہے اس کی خاص صفت میں شرکت کا دعویٰ ہے۔ یہ کتاب خصوصیت سے متکبرین (حماقت خور اور شیخی خور) کو تحفہ میں دیا کریں۔

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدر آباد (9848576230)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

صَلِّ عَلیٰ نَبِیِّنَا صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ   صَلِّ عَلیٰ شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّد
مَنَّ عَلَیْنَا رَبُّنَا اِذْ بَعَثَ مُحَمَّدًا   اَیَّدَہٗ بِاَیِّدِہٖ اَیَّدِنَا بِاَحْمَدًا
اَرْسَلَہٗ مُبَشِّرًا اَرْسَلَہٗ مُمَجَّدَا   صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا صَلُّوْا عَلَیْہِ سَرْمَدًا
صَلِّ عَلیٰ نَبِیِّنَا صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ

اے میرے مولیٰ کے پیارے   نور کی آنکھوں کے تارے
اب کسے سیّد پُکارے   تم ہمارے ہم تمہارے
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

(مخدوم الملت حضور محدث اعظم ہند علامہ سید محمد اشرفی جیلانی قدس سرہٗ)

روحانی وظائف : مجرب قرآنی وظائف اور دُعاؤں کا روحانی خزانہ...... زندگی کے اہم ترین مسائل اور پریشانیوں کا حل...... جاہل اور نیمو نچوڑ عاملوں سے نجات...... جسمانی و روحانی امراض کا توڑ دُعاؤں کی قبولیت، مقاصد میں کامیابی اور حصولِ فیوض کے لئے ان کتابوں کا مطالعہ ضروری ہے۔ استخارہ (مشکلات سے چھٹکارہ)، آیاتِ حفاظت، آیاتِ رزق، قرض سے چھٹکارہ، نظرِ بد کا توڑ، قوتِ حافظہ اور امتحان میں کامیابی، میاں بیوی کے جھگڑوں کا توڑ، ضدی اور نافرمان اولاد کا علاج، نورانی راتیں (نمازیں اور دُعائیں)، شادی میں رکاوٹ اور اُس کا علاج، آیات شفاء، جادو کا قرآنی علاج، قصیدہ غوثیہ، شیطانی وسواس کا قرآنی علاج، فضائل و برکات لاحول ولاقوۃ۔

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدرآباد (9848576230)

دُرود وسلام

الحمد لله رب العالمین والصلوٰة والسلام علیٰ سید الأنبیآء والمرسلین وعلیٰٓ آلهٖ واصحابهٖ اجمین ° أما بعدُ فقد قال الله تعالیٰ فی القرآن الکریم ﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ° يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (الاحزاب/ ۵۹) بیشک اللہ تعالیٰ اور اُس کے تمام فرشتے نبی مکرم پر دُرود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو ! تم بھی (بڑے ادب ومحبت سے) اُن پر دُرود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

اللهم صل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد کما تحب وترضی بان تصلی علیه

بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں تین مرتبہ دُرود شریف پیش فرمائیں **اللهم صل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد کما تحب وترضی بان تصلی علیه**

محبتِ رسول روحِ ایمان :

وہ میری جان بھی جان کی جان بھی، میرا ایمان بھی روحِ ایمان بھی
مہبطِ وحیِ آیات بھی اور قرآن بھی، روحِ قرآن بھی
نور و بُشریٰ کا یہ امتزاج حسین جیسے انگشتری میں چمکتا نگیں
عالمِ نور میں نورِ رحمٰن بھی، عالمِ انس میں پیکِ انسان بھی
نہ نبی کو ملی وسعتِ دم زدن نہ ملک کی زباں کو مجالِ سخن
طا مع اللہ وقتً سے ظاہر ہوا ہے تمہارے لئے ایک وہ آن بھی
مجھ سے مت پوچھ معراج کا واقعہ ہے مشیت کے رازوں کا اک سلسلہ
دل کو اُن کی رسائی پہ ایمان بھی، عقل ایسی رسائی پہ حیران بھی
کیا بتاؤں قیامت کا میں ماجرا، رحمتوں غفلتوں کا ہے اک معرکہ
دل کو اُنکی شفاعت پہ ایمان بھی، عقل اپنے کئے پر پشیمان بھی

حضور اکرم ﷺ اور جبرئیل امین علیہ السلام کے درمیان مختصر جو تبادلہ خیال ہوا، کچھ استفسار اور کچھ اُس کا جواب، جو اس شعروں میں نظم کیا گیا ہے۔

ناز سے ایک دن آپ نے یہ کہا، یہ بتا طائرِ سدرۃ المنتہٰی
ہے تیرے سامنے عالمِ کُن فکاں، تو نے پائی کسی میں مری شان بھی
بولے یہ حضرت جبرئیل امیں، اے نگاہِ مشیت کے زہرہ جبیں
ہو ترا مثل کوئی کبھی اور کہیں، رب نے رکھا نہیں اسکا امکان بھی
کیا بتاؤں قیامت کا میں ماجرا، رحمتوں غفلتوں کا ہے اک معرکہ
دل کو انکی شفاعت پہ ایمان بھی، عقل اپنے کئے پر پشیمان بھی
(شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی)

صلی اللہ علی النبی الامی وآلہٖ صلاۃ وسلاما علیک یارسول اللہ

☆☆☆☆☆☆

ہمیشہ مدحتِ خیر الانام میں گزرے   دُعا ہے عمر دُرود وسلام میں گزرے

الصلوٰۃ والسلام علیکم یارسول اللہ

ذاتِ والا پہ بار بار دُرود   بار بار اور بے شمار دُرود
روئے انور پہ نور بار دُرود   زلفِ اطہر پہ مشکبار دُرود
اُن کے ہر جلوے پر ہزار بار دُرود   اُن کے ہر لمحہ پر ہزار دُرود
سر سے پا تک کروڑ بار دُرود   اور سراپا پہ بے شمار دُرود

آیتِ دُرود پرغور: محبوبِ مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دُرود بھیجنے کا حکم جس نرالے انداز سے دیا جارہا ہے پورے قرآن کریم میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی۔ ظاہر ہے کہ رسول نرالا اور بے نظیر تو اُس کے دربار میں گلہائے عقیدت پیش کرنے کا حکم بھی نرالے اور بے نظیر انداز پر ہی ہونا چاہئے۔

غور فرمایئے کونسا عمل ایسا ہے جو ایک کے لئے ہو اور کرنے والے تین ہوں۔ اللہ، اُس کے فرشتے اور جملہ اہلِ ایمان۔ کتنی پیاری ہے محبوب کی ذات کہ اس کا خالق بذاتِ خود یاد فرماتا رہتا ہے اور اُس کی نورانی مخلوق بھی اُسی بابرکت عمل میں مصروف رہتی ہے لہذا اُن کے دامن سے وابستہ اُن کے غلاموں کو بھی اس عمل کی پابندی کرنا چاہئے۔ لفظ '**یصلون**'

عربی قواعد کے مطابق استمرار و دوام کا اظہار کرتا ہے مفہوم یہ ہے کہ اللہ اور اُس کے فرشتے ہر لمحہ محبوب کا ذکر کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ بشمول ملائکہ تمام ذکر کرنے والے فنا ہو جائیں گے لیکن ازلی و ابدی ذات اللہ وحدہٗ لاشریک کے ذریعہ یہ ذکر باقی رہے گا۔

کس قدر اعلیٰ وارفع ہے وہ ذات جس کی رفعتِ ذکر کو ﴿**ورفعنا لك ذكرك**﴾ کے جملے سے بیان فرمایا اور اس کی انتہائے رفعت کا اعلان کرتے ہوئے بتایا گیا کہ ہم خود اُس کا ذکر کرتے ہیں لہٰذا اُس کے ذکر کی رفعتوں میں کمی کا وہم و گمان بھی نہ کیا جائے۔

آیت مبارکہ کا مفہوم واضح ہے کہ اللہ خالقِ محمد (ﷺ) محفلِ ملائکہ میں اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ثناء وتعریف کرتا ہے اور ملائکہ سن کر خوش ہوکر اپنے رب کی رضا وخوشنودی کے لئے محبوبِ رب کے حق میں مزید رفعت و بلندی کی دُعائیں کرتے ہیں۔ پس یہی محبوب عمل سنت الٰہیہ اور سنت ملائکہ کے مطابق غلامانِ مصطفٰی سے بھی مطلوب ومرغوب ہے کہ انہیں بھی محبوب کے لئے خیر وبرکت اور اُن کے بلندی مراتب کی بھیک مانگتے رہنا چاہئے۔ جب وہ بھکاری بنیں گے تو اُن پر بھی رحمتِ باری ہوگی اور اپنے لئے کچھ مانگے بغیر انہیں سب کچھ دے دیا جائے گا۔ پس عمل ایک' اُس کے فاعل تین' لیکن اس کا اثر اور نتیجہ ایک ہی ہے یعنی اللہ' فرشتوں اور اہلِ ایمان کے محبوب ﷺ کی شانِ عظمت ورفعت کا اظہار' ان کے ذکر مقدس کے بقا و دوام کا اعلان۔ اب اس کائنات میں کون ہے جو مصطفیٰ ﷺ کی ہمسری کا دعویٰ کرسکے' نہ جانے کتنے بڑے کہلانے والے آئے اور چلے گئے' اُن کا نام ونشان تک نہ رہا لیکن ذکرِ مصطفیٰ ﷺ روزِ اوّل کی طرح آج تک ہے اور اسی طرح تا ابد رہے گا۔

صاحبِ تفسیر روح المعانی حضرت علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ صلوٰۃ منجانب اللہ ہونے کی وضاحت کرتے ہوئے رقمطراز ہیں : حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اللہ کے دُرود بھیجنے کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ رب العزت جل مجدہ نے اس دُنیا میں اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان کو اس طرح بلند فرمایا کہ اُن کا ذکر بلند رکھا' اُن کے دین کو غلبہ عطا فرمایا اور اُن کی تعلیمات پر عمل کرنے والوں کا سلسلہ تا ابد جاری رکھا ہے اور آخرت میں اُن کی عزت

وعظمت کا اس طرح مظاہرہ ہوگا کہ گناہ گاروں کے حق میں اُن کی شفاعت مقبول ہوگی، انہیں بہترین اجر وثواب عطا فرما کر بلند مقام پر فائز کیا جائے گا جو مقام محمود کہلائے گا اور اس طرح اولین وآخرین میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت وفضیلت نمایاں ہوگی اور تمام مقربین پر آپ کی عزت آشکار ہوجائے گی۔

علامہ ابن منظور رحمۃ اللہ علیہ صلوٰۃ کا مفہوم اس طرح بیان فرماتے ہیں : کہ جب بندۂ مومن بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتا ہے **اللھم صل علیٰ سیدنا محمد** تو اس کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ اے اللہ اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر کو بلند فرما، اُن کے دین کو غلبہ عطا فرما، اُن کی شریعت مطہرہ کو دوام عطا فرما، اُن کا مرتبہ بلند فرما اور روزِ محشر گناہ گاروں کے حق میں اُن کی شفاعت قبول فرما کر اُن کا اجر وثواب گوناگوں کردے۔

اور بعض اسلاف نے بڑی ہی اچھی وضاحت کی کہ 'اللہ رب العزت جل مجدہ نے اہلِ ایمان کو محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دُرود وسلام بھیجنے کا حکم دیا ہے لیکن ہم نہ تو اُن کے بلند مراتب سے کما حقہ، واقف ہیں اور نہ ہی اُن کے دربارِ عالی کے آداب بجالانا ہمارے بس میں ہے نہ ہی ہم یہ جانتے ہیں کہ اس حکم عالی کی تعمیل کا طریقہ احسن کیا ہے جو مقبول ہو، پس ہم **اللھم صل علیٰ سیدنا محمد** کا ایک معروضہ دربارِ الٰہی ہی میں پیش کرتے ہیں کہ مولا تو نے ہمیں حکم دیا ہے ایسا حکم جس کی تعمیل کما حقہ، ہمارے بس میں نہیں، پس ہم تجھ ہی سے التجا کرتے ہیں کہ ہماری جانب سے اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دُرود وسلام نازل فرما دے جیسا کہ حق ہے جو اُن کو پسند ہو اور جو اُن کے دربارِ عالی میں مقبول ہو۔ اگر بندۂ عاجز کا یہ معروضہ قبول ہوگیا تو یقین جانئے مقدر چمک اُٹھا، دُنیا اور آخرت کی بھلائیاں نصیب ہوگئیں **فصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وعلیٰ الہٖ وصحبہٖ اجمعین**

☆☆☆☆☆☆﴾

عبادت اور محبت : اللہ معبود ہے اُس نے ہم کو بہت سارے حکم دیئے ہیں ﴿**واقیموا الصلوٰۃ**﴾ نماز پڑھو، نماز قائم کرو۔ ﴿**واتوا الزکوٰۃ**﴾ اور زکوٰۃ دو۔ استطاعت کی شرط سے حج کرو، اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ والدین کی اطاعت کرو، یہ اللہ کا حکم ہے۔

خدمتِ خلق‘ یہ اللہ کا حکم۔ حسنِ سلوک یہ اللہ کا حکم۔ حقوق اللہ‘ حقوق العباد کی ادائیگی کا حکم۔ مگر میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ تم نے کبھی سونچا کہ اے اللہ تو ہم سے بہت کچھ کرواتا ہے‘ حکم دیتا ہے کہ کرو۔ کیا وہ خود بھی کرتا ہے جو وہ ہم سے کرواتا ہے۔ جب ہم اس انداز سے خشوع خضوع اور اطمینان کے ساتھ خلوص وللّٰہیت کے درجہ میں سونچتے ہیں اور تعصب کی عینک اُتار کر اور دِل کی منافقت نکال کر خلوص وللّٰہیت کے جذبہ سے سرشار ہو کر اور کسی باہر کے دباؤ میں آئے بغیر صرف نبوی جذبات سے لبریز ہو کر عشقِ نبوی ﷺ سے سینے کو معمور کر کے جب کبھی سونچتے ہیں کہ اللہ حکم دیتا ہے مگر بات یہ ہے کہ وہ خود نہیں کرتا‘ ہم سے کرواتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ نماز پڑھو فجر‘ ظہر‘ عصر‘ مغرب‘ عشاء‘ جمعہ‘ عیدین وغیرہ......مگر خود نہیں پڑھتا۔ روزہ رکھو مگر خود نہیں رکھتا۔ زکوٰۃ دو مگر خود نہیں دیتا۔ زکوٰۃ تو ڈھائی فیصد کے حساب سے دی جاتی ہے۔ اللہ اور حساب سے دے‘ میرا مولیٰ تو بے حساب دینے والا ہے۔ حج کرواتا ہے مگر کرتا نہیں۔ میں یہ بات اس لئے کہہ رہا ہوں کہ آپ ذرا سنجیدگی سے یہ سونچیں کہ وجہ کیا ہے؟ اور اب وجہ بھی سنو۔ نماز‘ روزہ‘ زکوٰۃ اور حج یہ سب عبادت ہے۔ عبادت عابد (بندہ) کا کام ہے معبود کا نہیں۔ وہ تو معبود حقیقی ہے۔ جب وہ خود ہی معبود ہے تو کسی کی عبادت کیونکر کرے۔ جب وہ معبود ہے اللہ ہے الٰہ ہے اس لئے عبادت کا کوئی سوال ہی نہیں‘ نہ ذہن میں یہ بات لائی جاسکتی ہے۔ ہم بندے ہیں‘ بندگی کر رہے ہیں۔ ہم عابد ہیں عبادت کر رہے ہیں۔ وہ تو معبود ہے۔ چلو بات ختم ہوگئی صرف اتنا کہہ دینے پر۔ کہا تھا اس لئے کہ ہم بندے ہیں کرو حکم ہے اور کرتا نہیں اس لئے کہ وہ معبود ہے وہ کیونکر سجدہ کرے‘ وہ تو رکوع اور سجود ہم سے کرواتا ہے خود نہیں کرتا‘ وہ تو سب سے بڑا ہے کس کے آگے جھکے۔ ہم چھوٹے ہیں اُس کے آگے جھکتے ہیں۔ اب بات صاف ہوتی چلی جارہی ہے کہ وہ کراتا ہے کرتا نہیں۔ وہ دوسروں کو حکم دیتا ہے خود نہیں کرتا۔ یہی حال طواف کا ہے ہم سے طواف کرواتا ہے خود کرتا نہیں۔ ہم سے حجر اسود کے بوسہ لینے کی بات ہوتی ہے مگر اُس سے نہیں۔ صفا و مروہ پر دوڑاتا ہے مگر خود نہیں کرتا۔ ہم یہ کھوج میں نکلے مولیٰ کیا تو ہر کام کراتا ہے‘ کرتا ہی نہیں؟ ہاشمی ایک چھوٹے سے تخت پر بیٹھ کر یہ جاننا

چاہتا ہے کہ وہ کونسا کام ہے جو تو کرواتا بھی ہے اور کرتا بھی ہے۔ تلاش تو میری یہ ہے تا کہ مسلمانوں کو یہ احساس ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کرا کے' کرتا ہو۔ کہہ کر خود کرتا ہو۔ کہتا ہے کہ کرو اور اس میں شامل ہو۔ وہ تو کوئی بڑی نمایاں چیز ہوگی' وہ تو بڑی قیمتی بات ہوگی۔ اتنی قیمتی ہوگی اگر جان مانگے تو جان دے دو۔ تن مانگے تو تن دے دو۔ من مانگے تو من۔ دھن مانگے تو دھن دے دو۔ اس لئے کہ نماز پڑھا کر نہ پڑھنے والا' روزہ رکھوا کر نہ رکھنے والا' حج کروا کر نہ کرنے والا ...... وہ کونسا کام ہے جو کروا کر کر رہا ہے۔ میں نے جب اس زاویہ نظر سے قرآن کا مطالعہ کیا تو قرآن نے صاف لفظوں میں بتا دیا **﴿اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾** (الاحزاب/ ۵۹) بیشک اللہ تعالیٰ اور اُس کے تمام فرشتے نبی مکرم پر دُرود بھیجتے ہیں' اے ایمان والو ! تم بھی (بڑے ادب و محبت سے) اُن پر دُرود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو۔ دُرود بھیجنا ایسا کام ہے ہے جو مومنوں کو حکم دیتا ہے کہ تم بھیجو اور وہ خود بھی کہتا ہے کہ میں بھیجتا ہوں۔ اللہ اور اُس کے فرشتے دُرود بھیجتے ہیں۔ وہ بھیجتا بھی ہے اور بھجواتا بھی ہے۔ وہ ہر کام میں وحدہ لاشریک ہے۔ ذرا غور کرو' لاشریک دُرود پڑھنے میں شریک۔ وجہ کیا ہے؟ نماز پڑھواتا ہے پڑھتا نہیں۔ روزہ رکھواتا ہے رکھتا نہیں۔ حج کرواتا ہے کرتا نہیں۔ زکوٰۃ دلواتا ہے دیتا نہیں۔ اطاعتِ والدین کرواتا ہے مگر اس کے کوئی والدین ہی نہیں **﴿لم یلد ولم یولد﴾** نہ اُس کا کوئی باپ نہ دادا نہ بیٹا' وہ **وحدہٗ لاشریك** جسم و جسمانیات سے پاک' مکان و مکانیات سے پاک' زماں و مکاں سے پاک ہے' شکل و صورت سے پاک ہے' حد سے پاک' تعین سے پاک ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نماز پڑھنا' روزہ رکھنا' حج کرنا عبادت ہے اور اللہ معبود ہے وہ عبادت نہیں کرتا' اُس کا کوئی معبود نہیں۔ وہ خود ہی معبود حقیقی ہے **لاالٰہ الا اللہ** No God But Allah اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ عبادت نہیں کرتا' روزہ رکھنا' نماز پڑھنا عبادت ہے اور رسول پر دُرود پڑھنا' سلام پڑھنا محبت ہے **اللهم صل علٰى سيدنا محمد وعلٰى آل سيدنا محمد كما تحب وترضى بان تصلى عليه** اللہ تعالیٰ عبادت تو نہیں کرتا مگر رسول سے محبت کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

محبتِ رسول شرطِ ایمان : حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم میں سے کوئی مومن ہو نہیں سکتا یہاں تک کہ میں اُسے اُس کے ماں باپ، اُس کی اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں (بخاری ومسلم)

رسول کی محبت کے بغیر ایمان نہیں ہوسکتا، ایمان کے اندر کمال نہیں ہوسکتا اگر رسول کی محبت سب کی محبت پر غالب نہ ہو۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ رسول سے محبت نہ ہو اور ایمان ہو۔ ایمان نام ہے رسول کی محبت کا۔ فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

اللہ کی سَر تا بقدم شان ہیں یہ   ان سا نہیں انسان، وہ انسان ہے یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں   ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ

مُحبتِ رسُول کا ثمر : حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ قیامت کب آئے گی؟ فرمایا، تو نے قیامت کے لئے کیا سامان اکٹھا کیا ہے؟ تو اُس شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ: نہ بہت نمازوں، نہ بہت روزوں، اور نہ بہت صدقات کو توشہ بنایا ہے (نماز، روزہ کا کوئی بڑا ذخیرہ تو میرے پاس نہیں ہے)، لیکن مجھے اللہ اور اُس کے رسول کے ساتھ بہت محبت ہے، تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، تیرا حشر اُس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ تیری محبت ہے (یعنی اگر تو مجھ سے محبت رکھتا ہے تو گھبرا مت، تجھے میری معیت وسنگت حاصل ہوگی) **المرء مع من احب وانت مع من احببت** (بخاری شریف، ترمذی)

صحابی رسول کا عقیدہ دیکھو۔ محبوب کریم ﷺ نہ تو مجھے اپنی عبادات، نمازوں اور روزوں پہ ناز ہے اور نہ ہی اپنے صدقات وخیرات کو سامانِ آخرت سمجھتا ہوں، مجھے تو فقط ایک ہی سہارا ہے **اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہ**، کہ آپ کی اور اللہ تعالیٰ کی محبت میرے سینے میں جلوہ گر ہے، تو آقا ومولیٰ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کا جس سے پیار ہوگا وہ روزِ قیامت اسی کے ساتھ اُٹھے گا، چونکہ تمہیں مجھ سے محبت ہے اس لئے قیامت کے دن تو ہمارے ساتھ ہوگا۔

معیارِ محبت : کچھ لوگ دعویٰ محبت تو کرتے ہیں اور ساتھ ہی محبوبِ دو جہاں ﷺ کے عیوب و نقائص بیان کرتے ہیں، حالانکہ یہ ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ جہاں محبت ہوگی، وہاں تنقید و تنقیص نہیں ہوگی، اور جہاں تنقید ہو، وہاں محبت نہیں ہوگی۔ یہ تو عام لوگوں کی محبت کا معیار ہے اور یہ اس محبوب پاک ﷺ کی بات ہے جس میں عیوب و نقائص کا ہونا ممکن ہی نہیں۔۔ بہر حال محبت ہو تو عیب میں بھی حُسن نظر آتا ہے، تو پھر جن کو بے عیب میں عیب نظر آئے وہ لوگ اپنے دعویٰ محبت میں کیسے سچے ہو سکتے ہیں!

اگر ہمارے دِل محبتِ رسول ﷺ سے سرشار ہوں گے تو پھر محبوب پاک کی ہر ادا پسند آئے گی، پھر اسی محبت کی بدولت سرکارِ دو عالم ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری کا جذبہ پیدا ہو جائے گا۔ ہم لوگوں کو تبلیغ کرتے ہیں کہ نماز پڑھو، روزہ رکھو، زکوٰۃ دو، حج کرو، اپنے لباس، سیرت و کردار کو رسول اللہ ﷺ کی سُنّت کے مطابق بناؤ، مگر جب حُبّ رسول اللہ ﷺ دِلوں میں موجزن ہو جائے تو پھر یہ کہنے کی ضرورت نہیں پڑتی، بلکہ عاشق خود بخود اپنے محبوب کا مطیع ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی زندگی کے ہر شعبے میں فرمانِ محبوب کو مقدم رکھتا ہے، حتیٰ کہ اپنی جان کو بھی اپنے محبوب پر قربان کر دیتا ہے۔ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی فرماتے ہیں:

کروں تیرے نام پہ جاں فدا، نہ بَس ایک جاں دو جہان فدا
نہیں دو جہاں سے بھی جی بھرا، کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں ☆☆☆☆☆

غیرت دار مسلمانو! اپنے اسلاف کی قربانیوں پر قربان ہو جانے کا حوصلہ رکھنے والے ایمان والو! اللہ بڑا ہو کر رسول سے محبت کرے اور تم چھوٹے ہو کر مناظرے کی محفل بنا رہے ہو، تم مباحثہ کا بازار گرم کرتے ہو۔ محبتِ رسول ﷺ وہ عظیم الشان تحفہ ہے کہ اللہ اپنی کبریائی کے ساتھ دُرود بھیجتا ہے وہ قادرِ مطلق ہے مگر دُرود بھیجتا ہے وہ معبود ہے مگر دُرود بھیجتا ہے وہ مالک ہے مگر دُرود بھیجتا ہے وہ جابر ہے مگر دُرود بھیجتا ہے۔ تم مقدور ہو کر بحث کرتے ہو، وہ بے نیاز ہو کر دُرود بھیجتا ہے۔ تم نیاز مند ہو کر بحث کرتے ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو اللہ سے ڈرتے ہیں وہی اُس کے حبیب (ﷺ) پر مرتے ہیں۔

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد کما تحب وترضی بان تصلی علیه

محبتِ رسول کیسے ملتی ہے ؟ اگر محبتِ رسول دولت سے ملتی تو قارون غدار نہ ہوتا۔ محبتِ رسول اگر حکومت سے ملتی تو فرعون اپنے دور کے نبی کا باغی نہ ہوتا اور یزید وہ غلطی نہ کرتا جو تاریخ ہر دور میں اُس کے چہرہ پر طمانچہ لگاتی رہی۔ محبتِ رسول کا تعلق زبان سے نہیں دل سے ہے جو دل والے ہیں وہ محبت والے ہیں۔ یہی محبتِ رسول کا سہارا تھا جو بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو گھسیٹا جا رہا تھا مگر وہ مایوس نہ ہوئے۔ یہی محبت کا سہارا تھا جو چالیس دن کے محاصرہ کے باوجود سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوصلہ کو توڑ نہ سکی۔ یہی وہ دولت تھی جو تین دن بھوکا پیاسا رکھنے کے باوجود قافلہ حسینی کے بچے کو بھی مایوس نہ کر سکی۔ یہ دولت کو اگر لوٹ لیا جائے تو گائے، بکری، بھینس کی طرح قتل کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے کہ پھر تم محمدی قوم نہیں رہو گے۔ تم انسانوں کا ہجوم صرف ایک رسم اور بھیڑ بن جاؤ گے۔ اور جب کوئی قوم بھیڑ بن جاتی ہے تو کٹ جاتی ہے اور جب محبت میں سیسا پلائی دیوار بن جاتی ہے تو پھر دنیا اپنا سر ٹکرا ٹکرا کر توڑ لیتی ہے۔ جیسے جیسے سرکار کی محبت کا زوال شروع ہوا تو فتاویٰ کی شکل میں سرکار کی محبت پر حملے ہوئے ہیں۔ نئی نئی ایجنسیاں اور نئے نئے خیالات اور نئے نئے اسکولوں سے ہم کو توپ خانوں کی زد میں لایا گیا ہے۔ کبھی امریکہ کی دلچسپی رہی، کبھی برطانیہ کی دلچسپی رہی، کبھی یہودیوں کو دلچسپی رہی، کبھی نصرانی کو دلچسپی رہی۔ انہوں نے سونچا کہ یہ داڑھی رکھتا ہے رکھنے دو، یہ سجدہ کرتا ہے کرنے دو، عبادت کرتا ہے کرنے دو بلکہ یہ کرنے پر اُن کی مدد کرو، لیکن اُن کے سجدے کا محرک محبتِ رسول نہ ہو۔ اس لئے کہ جب محبت ہوتی ہے تو بلال اسلام کا ہلال بن جاتے ہیں۔ جب محبت نہیں تھی تو نام عمر بن خطاب تھا، محبت ہوگئی تو فاروق اعظم ہوگئے۔ محبت ہوگئی تو عثمان ذوالنورین ہوگئے، محبت سے علی خیبر شکن آگے بڑھے تو شاہِ زمن ہوگئے۔ یہ محبت ہے جس نے امیر حمزہ کو سیدالشہداء بنایا۔ پس مخالف سمجھ گیا کہ اس قوم کو ہتھیاروں سے نہیں جیتا جا سکتا بلکہ محبت پر وار کر کے جیتا جا سکتا ہے۔ پس انہوں نے وار کرنا شروع کیا۔ میری گذارش آپ اللہ کو عالم الغیب مانو کہ چودہ سو برس کے بعد جو ذہن بن سکتا تھا عالم الغیب پہلے ہی سے جانتا ہے اس لئے اُس نے یہ فرمایا بیشک اللہ اور اُس کے فرشتے نبی پر دُرود بھیجتے ہیں

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ بیشک اللہ تعالیٰ اور اُس کے تمام فرشتے نبی مکرم پر دُرود بھیجتے ہیں' اے ایمان والو ! تم بھی (بڑے ادب ومحبت سے) اُن پر دُرود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

سلام پر اصرار کیوں؟ ارشاد باری ہے **﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ﴾** (بیشک اللہ تعالیٰ اور اُس کے تمام فرشتے نبی مکرم پر دُرود بھیجتے ہیں) اور جب مومنوں کو حکم دیا جاتا ہے تو کہا جاتا ہے **﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾** اے ایمان والو ! تم بھی (بڑے ادب ومحبت سے) اُن پر دُرود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

ہم سوچ میں پڑ گئے کہ اللہ اور فرشتے دُرود بھیجے اور جب ہم سے دُرود بھیجنے کو کہا تو سلام کی وضاحت کی۔ اضافہ کی ضرورت کیا تھی؟ دیکھو قرآن میں کوئی لفظ بیکار نہیں ہے۔ قرآن میں کوئی لفظ عبث نہیں' قرآن معاذ اللہ مہمل نہیں' قرآن میں خواہ مخواہ کا اضافہ نہیں ہے۔ اب ہمیں غور کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ تو اپنے لئے **﴿يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ﴾** کہے' اور مومنوں کو کہے کہ **﴿صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾** **صلوا** کے ساتھ **وسلموا** یعنی دُرود کے ساتھ سلام بھی' اس کی کیا وجہ ہے؟

اللہ عالم الغیب ہے اُسے معلوم ہے کہ جب میں اپنے محبوب پر دُرود بھیجوں گا تو سلامتی رہے گی' فرشتے بھیجیں گے تو سلامتی رہے گی۔ یہ کلمہ پڑھنے والوں میں کچھ ایسے رہیں گے جو بغیر سلام کے دُرود بھیجنے کی کوشش کریں گے۔ عالم الغیب والشہادہ' علیم بذات الصدور' دل کے بھید اور راز کے جاننے والے کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ دُنیاوی جاسوسی ایجنسیوں کو دھوکہ دے سکتے ہو' ہر ایک کو دھوکہ دے سکتے ہو مگر میرے پروردگار کے علم وخبر کو دھوکہ نہیں دے سکتے۔ اس کا علم یقینی ہے وہ لامحدود اور اس کا علم لامحدود ہے۔ وہ بندوں کے دل کی بات جانتا ہے اُسے معلوم ہے کہ تقویٰ کی بنیاد کو فتویٰ کی صورت دینے کے بجائے بیرونی ذہنوں کی پیداوار کو اسلامی رنگ دینے کی جو تحریکیں مستقبل میں چلیں گی تو اس کا سدّ باب قرآن میں چودہ سو برس پہلے ہی کر رہا ہے۔ اللہ بھیجے تو دُرود' فرشتے بھیجے تو دُرود......تو اے کلمہ پڑھنے والو جب تم دُرود پڑھے تو سلامتی بھی ہو۔ یعنی اسی میں سلام ہو۔ چونکہ فرشتے معصوم ہیں کوئی غلطی نہیں

کریں گے اللہ کیونکر غلطی کرے وہ تو حکم دیتا ہے اور وہ غلطیوں سے پاک ہے۔ اللہ پاک‘ اُس کے فرشتے پاک‘ اور اب یہاں پاک و ناپاک ممکن۔ اس لئے ہمیں پر زور دیا جا رہا ہے کہ ﴿ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴾ (تم اُن پر دُرود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو)۔ آیت کریمہ میں حکم ہے ﴿سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴾ سلام بھیجو جو سلام بھیجنے کا حق ہے‘ یعنی ادب واحترام کے ساتھ سلام پڑھو۔ ایسا سلام بھیجو جس سے بہتر سلام بھیجا نہ جا سکے‘ وہی سلام بھیجنے کا حق ہے۔ اور سلام ہے تعظیم۔ رہ گیا تعظیم کے لئے کھڑے ہونے کا مسئلہ‘ لیٹ کر تعظیم کریں کہ بیٹھ کر تعظیم کریں۔ یہ اختیاری لفظ ہیں۔ نبی نے یہ مسئلہ حل کر دیا۔ ہر پانی بیٹھ کر پیو مگر آبِ زم زم کو ذرا کھڑے ہو کر پیو۔ رسول نے کھڑا اس لئے کر دیا تا کہ کھڑے ہونے پر مستقبل میں بحث نہ ہو۔ تعظیم کا یہ طریقہ عرب و عجم ہر جگہ معمول و رائج ہے۔ جب ہم آبِ زم زم کے لئے قیام کر سکتے ہیں تو ساقی آبِ کوثر کے لئے کیوں نہ قیام کریں؟ کچھ لوگوں کو کھڑے ہو کر دُرود وسلام پڑھنے پر اعتراض ہے معلوم نہیں کیوں؟ ممکن ہے وہ خود معذور ہوں کھڑے نہ ہو سکتے ہوں تو دوسروں کا کھڑا ہونا بھی انہیں اچھا نہ لگتا ہو‘ گمان غالب یہ ہے کہ ایسے لوگ جہالت میں مبتلا ہوتے ہیں یا جان بوجھ کر جاہل بنتے ہیں ورنہ ہم نے تو کہیں نہیں پڑھا کہ کسی حال میں بھی کھڑا ہونا شریعت مطہرہ نے ناجائز یا حرام قرار دیا ہو۔ ہاں بعض حالتوں میں صرف مکروہ تنزیہی ضرور ہے وہ بھی اس لئے کہ خلاف سنت ہے مثلاً کھڑے ہو کر پانی پینے‘ کھانا کھانے کی ممانعت یا پیشاب وغیرہ کرنے کی ممانعت صرف مکروہ ہے نہ حرام ہے نہ ہی ناجائز ہے جب کہ کھڑے ہو کر دُرود شریف پڑھنا ہمیں تو دُرود شریف پڑھنے کے طریقوں میں افضل ترین طریقہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سے ادب واحترام اور عقیدت ومحبت کا زیادہ اظہار ہوتا ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ بہت سے مسائل کا تعلق صرف ادب واحترام سے ہے اور اس کا تعلق انسان کے اپنے جذبہ اور احساس سے ہے مثلاً تلاوت سے قبل قرآن کریم کو بوسہ دینا‘ قرآن کریم پر کوئی دوسری کتاب نہ رکھنا وغیرہ یا کعبہ اور روضہ مبارکہ کی طرف پاؤں نہ کرنا‘ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام مبارک لینے یا سننے پر انگوٹھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگانا‘ جن مصلوں پر کعبہ شریف اور روضہ مبارک یا دیگر قابل احترام مقامات

کے نقوش ہوں اُن نقوش پر پاؤں رکھنے سے گریز کرنا‘ کھانا نیچے رکھا ہوتو اوپر نہ بیٹھنا اور کھڑے ہوکر صلوٰۃ وسلام پڑھنا...... ان تمام باتوں کا تعلق باب الآداب سے ہے جن پر عمل کو صرف مستحب اور افضل ہی قرار دیا جاسکتا ہے فرض یا سنت ہرگز نہیں۔ باادب لوگ ان پر عمل کرتے ہیں‘ بے ادب اُن کی پروا نہیں کرتے۔ بہرحال محبت بڑی دولت ہے۔ محبت ہی عبادت کی جان ہے۔ عبادت بہت اونچی چیز ہے۔ دیکھو ہاتھ بہت ضروری ہے ورنہ کیسا اُٹھاؤ گے‘ پیر بہت ضروری ہے ورنہ کیسے چلو گے‘ دماغ بہت ضروری ہے نہیں تو کیسے سونچو گے‘ زبان بہت ضروری ہے نہیں تو لذت کہاں سے لو گے‘ کان بہت ضروری ہے نہیں تو کہاں سے سنو گے ...... مگر دیکھو رُوح سب سے زیادہ ضروری ہے ورنہ اگر رُوح نہ رہے تو کان نہیں سن سکتے‘ زبان چکھ نہیں سکتی‘ پیر چل نہیں سکتے‘ عبادت جسم ہے‘ محبتِ رسول روح ہے۔ جس کے پاس عبادت اور محبت دونوں ہیں وہ زندہ اور جس کے پاس سجدے ہیں‘ محبتِ نبوی نہیں وہ مردہ ہیں۔ رُوح تو نکل گئی بچا کیا ہے۔ ابلیس جس کے پاس کثرت سے سجدے تھے ویسا عبادت گذار متفقہ طور پر مردود ہوگیا۔ وجہ یہ ہے کہ ابلیس کو صرف عبادت کرنا آتا تھا اور آدم سے محبت کرنا نہیں آتا تھا۔ ایک محبت نہ کرنے سے اتنی عظیم الشان عبادت کو برباد کردیا۔ مسلمانو ! بچو ان فتنوں سے جو محبت کے چراغ گل کرتی ہیں۔ بچو ان تحریکوں سے جو ہماری محبت کی لَو کو مدھم کرتی ہیں۔ ابلیس کو عبادت کرنا آتا تھا محبت کرنا نہیں آتا تھا۔ وہ بھی اکڑ گیا کہ ہم تعظیم نہیں کرتے۔ بس تمام تحریکیں جا کر اسی خط پر ختم ہوجاتی ہیں۔ جو نقطہ اس نے سب سے پہلے آدم کے مقابلہ میں اُٹھایا وہی نقطہ آج تمام تحریکیں اُٹھا رہی ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ محبت کرنے والوں کا تعلق نوری سے ہے جو فرشتے ہیں اور انکار کرنے والوں کا تعلق ناری سے ہے اور آج کی مقدس مسجد کی مقدس مجلس ایک پیغام دیتی ہے کہ اللہ بڑا ہوکر جب سلام بھیجتا ہے تو ہم غلام ہوکر کیوں نہ سلام بھیجیں ﴿اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾

اللهم صل علٰى سيدنا محمد وعلٰى آل سيدنا محمد كما تحب وترضى بان تصلى عليه
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ

☆☆☆ دُرودُ وسلام سے فرار ہونے والوں کا مقام

دُرودُ وسلام کی محفل سے بھاگنے والے کے لئے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی بددُعا :

دُرودوسلام کی محفل سے بھاگنا اور راہِ فرار اختیار کرنا حضور ﷺ سے بغض وعداوت کی علامت ہے محفل میں جب **یانبی سلام علیك ○ یا رسول سلام علیك**
یاشفیع الوریٰ سلام علیك ○ یانبی الھدیٰ سلام علیك
مصطفیٰ جانِ رحمت پر لاکھوں سلام   شمع بزم ہدایت پر لاکھوں سلام

حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں دُرود وسلام کے نذرانے نہایت عقیدت ومحبت سے نچھاور کئے جاتے ہیں اور محفل دُرودُ وسلام کے پُرکیف صداؤں سے گونجتی ہے اُس وقت حضور نبی کریم ﷺ کا نامِ مبارک سُن کر دُرودُ وسلام پڑھنے کے بجائے محفل ومجلس سے راہِ فرار اختیار کرنا شقاوت قلبی وبدبختی اور محرومی کا باعث ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا ہلاک ہوجائے وہ شخص جس کے سامنے حضور نبی کریم ﷺ کا ذکرِ مبارک ہو اور وہ دُرود نہ بھیجے۔ یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی بددُعا ہے اس دُعا پر حضور سید المرسلین شفیع المذنبین ﷺ نے آمین فرمائی۔ اول حضرت جبرئیل علیہ السلام جیسے مقرب فرشتے کی بددُعا ہی کیا کم تھی اور پھر حضور اقدس ﷺ کی آمین نے تو جتنی سخت بددُعا بنادی وہ ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے، نیک توفیق عطا فرمائے اور دُرودُ وسلام کی محفل سے بھاگنے سے محفوظ رکھے ورنہ اس کی ہلاکت میں کیا شک ہے؟

حضرت جبرئیل علیہ السلام کی بددُعا اور حضور ﷺ کی آمین سے ہونے والی ہلاکت یقیناً بہت ہی عبرتناک ہوگی۔ مغفرت کا سوال ہی نہ ہوگا۔ رحمۃ للعالمین کی بارگاہ سے بھاگنے والا رحمتِ الٰہی سے محروم ہوتا ہے لہذا جب اس کی مغفرت ہی نہ ہوگی تو نجات کا سوال ہی نہ ہوگا۔ دُرودوسلام نہ پڑھنے والے پر ہلاکت کی دُعا ہے۔ شقاوت کے حاصل ہونے کی خبر ہے، نیز جنت کا راستہ بھول جانے اور جہنم میں داخل ہونے کی خبر ہے۔ یقیناً وہ شخص ظالم ہے اور سب سے زیادہ بخیل ہے۔ ظالم اور بخیل جنت کی خوشبو سے بھی محروم رہے گا۔

یارب صل وسلم دائما ابدا   علی حبیبك خیر الخلق کلھم

ذکرِ ولادت (ذکرانبیاء) اورسلام :

﴿سَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَمَ يُبْعَثُ حَيًّا﴾ (مریم/۱۵) (حضرت یحییٰ علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ہوا) سلامتی ہے اُن کی پیدائش کے دن اور اُن کی وفات کے دن اور جس دن وہ زندہ اُٹھائے جائیں۔

پیدائش، وفات اور حشر کے دن انسان کے لئے خصوصی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کا اکرام فرمایا کہ انھیں ان تینوں اہم موقعوں پر امن وسلامتی عطا فرمائی۔

﴿وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا﴾ (مریم/۳۳) (حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے متعلق ارشاد فرمایا) اور مجھ پر سلامتی ہو جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مَروں (وفات پاؤں) اور جس دن زندہ اُٹھایا جاؤں۔

معلوم ہوا کہ نبی ولادتِ زندگی، وفات، حشر ہر جگہ اللہ کے امن وسلامتی میں رہتے ہیں۔ انبیائے کرام اپنے انجام سے باخبر رہتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ رب کی نعمت کے اظہار کے لئے اپنے فضائل بیان کرنا نبی کی سنت ہے۔

ذکرِ ولادت اور ذکرِ وفات کے موقعوں پر سلام بھیجنا انبیاء کی سنت ہے۔

﴿وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ ۚ سَلَامٌ عَلَى نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ ۚ اِنَا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (صٰفت/۸۰) اور پیچھے آنے والوں میں ہم نے اُن کا ذکرِ خیر چھوڑا (باقی رکھا)۔ سلام ہو نوح پر سارے جہاں والوں میں۔ بیشک ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آنے والی اُمتوں میں حضرت نوح علیہ السلام کی شہرت اور نیک نامی کو باقی رکھا۔ ہر قوم آپ کی ثناخواں اور ہر اُمت آپ کی تعریف کرتی ہے چنانچہ آپ کے بعد کے انبیاء کرام آپ کی حمد وثناء کرتے رہے اب بھی اُن کا ذکرِ خیر جاری ہے۔

معلوم ہوا کہ بعد وفات ذکرِ خیر دُنیا میں رہنا اللہ کی رحمت ہے۔ لوگ اپنا ذکرِ خیر باقی رکھنے کے لئے بڑی کوششیں کرتے ہیں مساجد، کوئیں، پُل، مسافر خانے، دینی مدارس، کتب خانے وغیرہ بناتے ہیں، کتابیں لکھی جاتی ہیں۔

فرشتے، جنات، جانور، انسان تا قیامت نوح علیہ السلام کو سلام عرض کرتے ہیں۔ نیک کاروں (محسنین) کا ذکرِ خیر باقی رہتا ہے فرشتے انھیں سلام بھی کرتے رہتے ہیں۔

﴿**وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰٓى ابراهيم ۝ كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ**﴾ (الصفت/١١٠) اور پیچھے آنے والوں میں ہم نے اُن کا ذکرِ خیر چھوڑا۔ سلام ہو ابراہیم پر، نیکی کرنے والوں (محسنین) کو ہم اسی طرح بدلہ (اجر) دیتے ہیں۔

﴿**وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِى الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ**﴾ (الصفت/١٢١) اور پیچھے آنے والوں میں ہم نے ان دونوں کا ذکرِ خیر چھوڑا۔ موسیٰ اور ہارون پر سلام ہو، بیشک ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔

﴿**وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ**﴾ (الصفت/١٣٠) اور پیچھے آنے والوں میں ہم نے اُن کا ذکرِ خیر چھوڑا۔ سلام ہو الیاس پر، بیشک ہم نیکی کرنے والوں (محسنین) کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔

﴿**وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ**﴾ (الصفت/١٨٢) اور سلام ہو پیغمبروں پر، اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو سب جہانوں کا رب ہے۔

اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے : ایک یہ کہ انبیاء کرام کو علیہ السلام کہنا چاہئے، جیسے موسیٰ علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام۔ کسی اور بزرگ کے نام پر علیہ السلام نہ کہا جائے جیسے امام حسین علیہ السلام، کیونکہ علیہ السلام نبیوں کے لئے ہے۔ دوسرے یہ کہ حضور ﷺ پر سلام بھیجنا **یانبی سلام علیك یا السلام علیك ایها النبی** جائز ہے (کنزالایمان، تفسیر نورالعرفان)

﴿**قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى**﴾ (النمل/٥٩) (اے حبیب) آپ فرمائیں سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور سلام اُس کے منتخب بندوں پر۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت کا تقاضا یہ ہے کہ جب اُس کی حمد کی جائے تو ان پاک ہستیوں (حضور ﷺ کے صحابہ، اہل بیت اطہار) پر بھی دُرود وسلام کے گلہائے رنگین نچھاور کئے جائیں۔ علمائے کرام جب بھی تقریر شروع کرتے ہیں یا خطبہ دیتے ہیں یا کوئی کتاب تالیف کرتے ہیں تو اس کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد سے اور اس کے نبی کریم ﷺ پر دُرود وسلام سے

کرتے ہیں۔ **الحمد لله** بھی کہا کریں اور **یانبی سلام عليك** بھی کہا کریں کیونکہ سلام کرنے کا حکم ہے۔ اس لئے نماز کے شروع میں کہتے ہیں **الحمد لله** اور آخر میں کہتے ہیں **السلام عليك ايها النبی۔** اور حضور ﷺ کے طفیل سارے منتخب بندوں کو سلام کیا جاتا ہے۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِىِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (الاحزاب/ ۵۹) بیشک اللہ تعالیٰ اور اُس کے تمام فرشتے نبی مکرم پر دُرود بھیجتے ہیں' اے ایمان والو ! تم بھی (بڑے ادب و محبت سے) اُن پر دُرود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

احادیث میں ہے کہ دُرود مکمل کرنے کے لئے آل پاک کا ذکر بھی چاہئے۔ نماز میں آل پاک پر بھی دُرود پڑھا جاتا ہے۔ دُرود کامل وہ ہے جس میں صلوٰۃ وسلام دونوں ہوں۔ التحیات میں سلام پڑھا جاتا ہے اور دُرود ابراہیمی میں نبی اور آل نبی پر دُرود بھیجا جاتا ہے۔ جب بھی حضور ﷺ کا اسمِ مبارک لیا جائے (نبی کا ذکر کیا جائے) دُرود شریف پڑھے۔ جب نام گرامی لکھے تو ساتھ دُرود پاک لکھے' اسم مبارک سُنا جائے تو دُرود شریف پڑھا جائے۔

ان تمام آیات کا حاصل یہ ہے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی جائے نبی پر دُرود وسلام بھیجا جائے۔ انبیائے کرام کی ولادت' وفات' سیرت اور فضائل کا ذکر جب بھی کیا جائے سلام عرض کیا جائے۔

فضائل دُرود شریف (Ricitation of Durood)

حضور نبی کریم ﷺ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنا موجبِ کمال ایمان ہے اور علامتِ محبت ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

.... دُرود شریف بکثرت پڑھنا دُنیا و آخرت کی تمام پریشانیوں کو ختم کر دیتا ہے۔

.... دُرود شریف گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور بخشش و مغفرت کا ذریعہ ہے۔

.... دُرود شریف کی برکت سے قیامت کی ہولناکیوں سے نجات' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے ایمان کی گواہی نصیب ہوگی۔

.... دُرود شریف کی برکت سے میدانِ حشر میں رضائے الٰہی نصیب ہوگی اور عرشِ الٰہی کے سایہ تلے پناہ ملے گی۔

………… دُرود شریف کی برکت سے میزان پر اعمال صالحہ کا پلہ بھاری ہوگا حوضِ کوثر پر حاضری نصیب ہوگی ۔

………… دُرود شریف کی برکت سے جنت میں بلند مقام حاصل ہوگا ۔

………… دُرود شریف کی برکت سے مال و دولت میں اضافہ ہوتا ہے ۔

………… دُرود شریف کے صلہ میں سو سے زیادہ حاجات پوری کی جاتی ہیں ۔

………… دُرود شریف پڑھنے والا ہی قیامت میں حضور ﷺ سے قریب تر ہوگا ۔

………… دُرود شریف قبر، حشر اور پل صراط پر نور بن کر پیش ہوگا ۔

………… دُرود شریف کی کثرت کرنے والے سے اہلِ ایمان محبت کرتے ہیں اور منافق اُس سے دُور ہو جاتے ہیں ۔

………… دُرود شریف کی برکت سے خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت ہونا یقینی ہے اور اگر مزید کثرت اور خلوص سے اس کا ورد کیا جائے تو حالتِ بیداری میں بھی آپ کی زیارت ممکن ہے ۔

………… دُرود شریف پڑھنے والے کو تفکرات، الجھنوں اور پریشانیوں سے نجات میسر آتی ہے زندگی پُرسکون اور اطمینان بخش ہوتی ہے ۔

………… دُرود شریف بیشتر لاعلاج امراض کے لئے تریاق کا اثر رکھتا ہے ۔

………… دُرود شریف کی برکت سے رزقِ حلال کی کثرت اور وسعت ہوتی ہے ۔

………… دُرود شریف تمام اعمال میں سب سے زیادہ قابلِ قبول اور ذریعہ نجات ہے ۔

………… دُرود شریف تمام نفلی عبادات اور جملہ اوراد و وظائف سے افضل ترین عبادت ہے ۔

دُرود شریف پڑھنے والے کا جسم اور لباس پاک صاف ہونا چاہئے ۔ دُرود شریف پڑھتے ہوئے حضور ﷺ کا تصور کرنا چاہئے ۔ اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے کھڑے ہو کر، بیٹھ کر، تنہائی میں، مجمع میں، آہستہ یا آواز سے جیسے اور جہاں میسر ہو نہایت ادب و احترام اور مکمل وارفتگی کے ساتھ دُرود شریف میں مشغول رہے ۔

دُرود پڑھنا واجب ہے : جمہور علماء کے نزدیک زندگی میں کم از کم ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھنا واجب ہے لیکن جن احادیث مبارکہ دُرود شریف نہ پڑھنے والے کو بخیل، ظالم، بدبخت قرار دیا گیا ہے اُن کے پیش نظر اکثر علماء کرام نے واجب قرار دیا ہے کہ جب بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسم گرامی لیا جائے، سنا جائے یا لکھا جائے تو ہر مرتبہ دُرود پڑھنا واجب ہے جب کہ مختصر دُرود صلی اللہ علیہ وسلم ہے یعنی اتنا ہی کہہ دینا یا لکھ دینا کافی ہے اور بکثرت دُرود شریف پڑھتے رہنا افضل مستحب ہے اور بے شمار رحمتوں اور برکتوں کا باعث ہے۔

☆ حضور ﷺ کا نامِ مبارک لکھے تو دُرود شریف ضرور لکھے کہ بعض علماء کے نزدیک اس وقت دُرود شریف لکھنا واجب ہے (بہارِ شریعت)

غرض یہ کہ آقائے کائنات ﷺ کے دربارِ عالی میں دُرود شریف پیش کرنا واجب ہے حکم الٰہی ہے اس کی کثرت خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پسندیدہ عمل ہے جس سے علم وعرفان میں زیادتی ہوتی ہے انشراح ذہن وقلب میسر آتا ہے۔ یہ قربِ الٰہی کا زینہ ہے اس سے گناہوں کی تاریکی دُور ہوتی ہے اور دل نورِ ایمان سے روشن ہوجاتا ہے۔ حجابات دُور ہوجاتے ہیں اور کائنات ہتھیلی پر رائی کے دانہ کی طرح نظر آنے لگتی ہے۔ جو چاہتا ہے کہ عالم ماکان ویکون کے خزانہ علمی سے وافر حصہ حاصل کرے وہ اس خزانہ کے مالک پر دُرود شریف پڑھا کرے۔ دُرود شریف سنت الٰہیہ ہے، ملائکہ کا معمول ہے، صحابہ کرام کا ذوق ہے، اولیاء اصفیاء کا وطیرہ ہے، علماء کرام کا معمول ہے۔ اس سے موت کی شدت آسان ہوتی ہے۔ نکرین کا خوف زائل ہوتا ہے، عذابِ قبر دُور ہوتا ہے، قبر کی تاریکی سے نجات ملتی ہے، وسعتِ قبر میسر آتی ہے۔ دُرود شریف پڑھنے والوں کے چہروں پر نور کی بارش ہوتی ہے، اُن کے چہرے پُرکشش ہوجاتے ہیں **فصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی اٰلہ وصحبہٖ اجمعین**

قیامت کے دن حضور ﷺ کا قرب : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا : **اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوةً** قیامت کے دن سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے مجھ پر سب سے زیادہ

دُرود شریف پڑھا۔ (سعادۃ الدارین) **صلی الله علیه والٰهٖ وصحبهٖ اجمعین**

ظاہر ہے قیامت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قرب اُخروی نجات کی ضمانت ہے آپ کی شفاعت نصیب ہونے کی بشارت ہے ایک عظیم ترین سعادت ہے۔

دُرود شریف بہترین وظیفہ اور قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا **مَنْ صَلَّی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشَرَ صَلَوٰاتٍ وَحُطَّتْ عَنْہُ عَشَرَ خَطِیْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَہٗ عَشَرَ دَرَجٰتٍ** جس نے مجھ پر ایک بار دُرود شریف پڑھا' اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند کر دئے جاتے ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم

ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھنے سے اللہ تعالیٰ دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے دس درجات بلند کرتا ہے' دس نیکیاں عطا فرماتا ہے' دس گناہ مٹاتا ہے' دس غلام آزاد کرنے کا ثواب اور بیس غزوات میں شمولیت کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ (جذب القلوب)

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک دن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو اتنا خوش اور ہشاش بشاش دیکھا کہ اس سے پہلے کبھی ایسا نہ دیکھا تھا پس میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آج آپ مجھے اتنے خوش نظر آ رہے ہیں کہ اس سے پہلے کبھی میں نے آپ کو اتنا خوش نہ پایا۔ آپ نے فرمایا میں کیوں نہ خوش ہوں کہ ابھی مجھے جبرئیل علیہ السلام یہ پیغام سنا کر گئے ہیں کہ اللہ رب العزت فرماتا ہے:

مَنْ صَلَّی عَلَیْکَ صَلٰوۃً صَلَّیْتُ عَلَیْہِ بِھَا عَشَراً وَمَحَوْتُ عَنْہُ عَشَرَ سَیِّئَاتٍ وَکَتَبْتُ لَہٗ عَشَرَ حَسَنَاتٍ کہ جس نے آپ پر ایک بار دُرود شریف پڑھا' میں اُس پر دس رحمتیں نازل کروں گا اور دس گناہ مٹا دوں گا اور اُس کے لئے دس نیکیاں لکھ دوں گا۔

اس ارشاد میں اگرچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انتہائی عظمت و بزرگی کا اظہار ہے لیکن آپ کو خوشی اس بشارت پر تھی کہ یہ عمل اُمّت کی مغفرت و بخشش اور بلندی مراتب کا ذریعہ ہیں۔

بخیل کون ہے ؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو مجھ پر دُرود شریف پڑھنا بھول گیا

وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ وہ شخص بخیل ہے جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرود شریف نہ پڑھے **اَلْبَخِيْلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ۔** (مشکوٰۃ)

مَوْلَایَ صَلِّی وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَدًا　　عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمٖ

مسجد میں داخل ہوتے وقت دُرورد شریف : عبداللہ بن حسن رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو مجھ پر دُرود بھیجے پھر دُعا کرے **اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ** اور مسجد سے نکلے تو دُرود شریف پڑھے اور دُعا کرے **اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَافْتَحْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ** (سعادۃ الدارین)

دُرود شریف اور دُعائے وسیلہ : Durood and Intermediation اذان کے بعد جو دُعا پڑھی جاتی ہے اس کو دُعائے وسیلہ کہتے ہیں۔ دُرود شریف پڑھ کر دُعائے وسیلہ پڑھی جائے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا **اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول** جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو وہی جملے دہراؤ جو وہ کہہ رہا ہے **ثم صلوا عليَّ** پھر مجھ پر دُرود شریف پڑھو **فانه من صلى على صلى الله عليه بها عشرا** کیونکہ جو مجھ پر دُرود پڑھتا ہے اللہ اُس پر دس مرتبہ دُرود پڑھتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے میرے واسطے وسیلہ طلب کرو کہ وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے جو بندگانِ خدا سے کسی ایک بندہ کے واسطے سزاوار ہے مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہوں گا تو جو شخص میرے واسطے وسیلہ طلب کرے گا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔ (مسلم شریف)

دُعائے وسیلہ (Supplication of Intermediation): **اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلوٰة القائمة آت محمدنِ الوسيلة والفضيلة والدرجة الرفيعة وابعثهٗ مقام محمودا الذى وعدتهٗ واجعلنا فى شفاعتهٖ يوم القيامة انك لاتخلف الميعاد** اے اللہ ! اس مکمل دعوت

اور قیامت تک باقی رہنے والی نماز کے رب، محمد ﷺ کو وسیلہ عطا فرما اور تمام مخلوق پر برتری وفضیلت اور بلند درجہ عطا فرما اور انھیں مقامِ محمود پر فائز فرما جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے اور ہمیں قیامت کے دن اُن کی شفاعت میں داخل فرما دینا، بے شک تو وعدہ خلافی نہیں فرماتا۔

جنت میں سب سے اعلیٰ درجہ کو وسیلہ کہتے ہیں جو جنت کے تمام درجات کی نسبت عرش سے قریب تر ہے۔ یا وسیلہ سے مُراد محبوب خدا ﷺ کو روزِ حشر عرشِ اعظم پر بٹھانا ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے محبوب کو بہترین سبز پوشاک پہنا کر عرش پر بٹھائے گا اور حکم دے گا کہ جو چاہو کہو اور جو چاہو مانگو۔

دُرود شریف میں کثرت : یہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت طفیل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب دو حصہ گزر جاتی تھی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کھڑے ہوتے اور فرماتے تھے **یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اُذْکُرُوا اللّٰہ** اے لوگو ! اللہ کا ذکر کرو۔ میرے باپ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں کثرت سے دُرود شریف پڑھتا ہوں۔ ارشاد فرمایئے میں کس قدر پڑھا کروں، فرمایا جتنا تیرا دِل چاہے۔ میں نے عرض کیا، کیا وقت کا چوتھائی حصہ۔ فرمایا جتنا تیرا جی چاہے اور اگر اُس سے زیادہ پڑھے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کی دو تہائی۔ فرمایا، جتنا تیرا جی چاہے اور اگر زیادہ کرے تو بہتر ہے۔ پس میں نے کہا: **اجعل صلوتی کلها قال اذا تکفی همك ویغفر لك ذنبك** میں سارا وقت دُرودُ ہی پڑھتا رہوں گا۔ آپ نے فرمایا تو تیرے سارے رنج والم دور کرنے کے لئے کافی ہے اور تیرے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ **صلی اللہ علیه واٰلهٖ وصحبهٖ اجمعین**

☆ حضرت طفیل رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے یہ حدیث بھی روایت کی کہ حضور ﷺ کے دربار میں حاضر ہو کر ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! **ارایت ان جعلت صلاتی کلها علیك قال اذا یکفئك اللہ ما اهمك من دنیاك واخرتك** کیسا ہو گا اگر میں اپنا سارا وقت آپ پر دُرود شریف پڑھنے میں صرف کر دوں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تیری دُنیا وآخرت کی مشکلیں دور کر دے گا۔ (سعادۃ الدارین) **صلی اللہ علیه واٰلهٖ وصحبهٖ اجمعین**

☆ کثرت سے دُرود شریف پڑھتے رہنا فرائض کے بعد ہر قسم کے اَوراد و وظائف سے افضل ہے۔ دُرود شریف دُعا کی قبولیت کا سبب ہے اس کے پڑھنے سے شفاعت مصطفیٰ ﷺ واجب ہو جاتی ہے۔ دُرود شریف سے مصیبتیں ٹلتی ہیں، بیماریوں سے شفاء حاصل ہوتی ہے، خوف دور ہوتا ہے، ظلم سے نجات حاصل ہوتی ہے، دشمنوں پر فتح حاصل ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے اور دل میں اس کی محبت پیدا ہوتی ہے، فرشتے اس کا ذکر کرتے ہیں، اعمال کی تکمیل ہوتی ہے، دل و جان، ذات و مال کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے، پڑھنے والا خوشحال ہو جاتا ہے، برکتیں حاصل ہوتی ہیں، اولاد در اولاد چار نسلوں تک برکت رہتی ہے۔ (جذب القلوب)

☆ دُرود شریف پڑھنے سے قیامت کی ہولناکیوں سے نجات حاصل ہوتی ہے سکراتِ موت میں آسانی ہوتی ہے دُنیا کی تباہ کاریوں سے خلاصی (نجات) ملتی ہے تنگدستی دور ہوتی ہے بھولی ہوئی یعنی گم ہو جانے والی چیزیں یاد آ جاتی ہیں، ملائکہ دُرود پاک پڑھنے والے کو گھیر لیتے ہیں، دُرود شریف پڑھنے والا جب پُل صراط سے گزرے گا تو نور پھیل جائے گا اور وہ اس میں ثابت قدم ہو کر پلک جھپکنے میں نجات پائے گا اور عظیم تر سعادت یہ ہے کہ دُرود شریف پڑھنے والے کا نام حضور ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے، روزِ قیامت مدنی تاجدار ﷺ سے مصافحہ کی سعادت نصیب ہوگی اور ان شاء اللہ خواب میں یا حالتِ بیداری میں حضور ﷺ کا دِیدار نصیب ہوگا۔ (جذب القلوب)

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں **الدعاء والصلوة معلق بین السماء والارض فلا یصعد الی الله منه شیء حتی یصلی علی النبی ﷺ** کہ دُعا اور نماز آسمان و زمین کے درمیان لٹکی رہتی ہے اور وہ اس وقت تک اللہ کی بارگاہ میں پیش نہیں ہوتی جب تک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دُرود شریف نہ پڑھا جائے۔ (سعادۃ الدارین)

☆ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے **ان الدعاء محجوب حتی یصلی الداعی علی النبی صلی الله علیه وسلم** کہ دُعا بارگاہِ الٰہی میں پیش نہ کی جائے گی جب تک کہ دُعا کرنے والا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دُرود شریف نہ پڑھے۔ (سعادۃ الدارین)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا،

جب لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں نہ تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور نہ ہی اپنے نبی پر دُرودشریف پڑھتے ہیں **الا کان علیم ترة یوم القیمة وان شآء عذبهم وان شآء غفرلهم** تو قیامت کے دن یہ مجلس اُن کے لئے وبالِ جان ہو جائے گی اور اگر اللہ چاہے گا تو انہیں عذاب میں مبتلا کر دے گا اور اگر چاہے گا تو اپنے فضل وکرم سے اُن کی بخشش فرما دے گا۔

☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نماز پڑھ رہا تھا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت ابوبکر، حضرت عمر رضی اللہ عنہما تشریف فرما تھے۔ جب میں نماز سے فارغ ہو کر بیٹھا تو میں نے پہلے اللہ تعالیٰ کی ثناء پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دُرودشریف پڑھا پھر اپنے لئے دُعا کی تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا **سَلْ تُعْطِیْ** اب جو چاہو مانگو ملے گا۔

☆ حضور نبی مکرم ﷺ فرماتے ہیں اس کی ناک خاک آلود ہو **ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ** جس نے میرا اسم گرامی سنا اور مجھ پر دُرودشریف نہ پڑھا۔ **مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِی الْکِتَابِ لَمْ تَزَلِ الْمَلآئِکَۃُ تَسْتَغْفِرُ لَہٗ مَادَامَ اِسْمِیْ فِیْ ذٰلِکَ الْکِتَابَ** جس شخص نے کسی کتاب میں میرے نام کے ساتھ دُرودشریف لکھا تو جب تک یہ کتاب رہے گی فرشتے اس کے لئے دُعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔ **صلی اللہ علیه واٰلهٖ وصحبهٖ اجمعین**

جمعہ کے دن دُرودشریف: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: **اَکْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ** جمعہ کے دن مجھ پر بکثرت دُرود پڑھا کرو کیونکہ اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو مجھ پر دُرود پڑھتا ہے اس کا دُرود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! کیا حضور کی وفات کے بعد بھی، آپ نے فرمایا، میری وفات کے بعد بھی اس کا دُرود مجھ پر پیش کیا جاتا رہے گا کیونکہ **اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَق** بیشک اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء (علیہم السلام) کے جسموں کو کھائے، پس اللہ کا نبی بعد وفات بھی زندہ رہتا ہے اور اُسے رزق دیا جاتا ہے۔ بارگاہِ رسالت ﷺ میں یہ پیشی بطور اعزاز ہے ہمارا ایمان ہے کہ حضور ﷺ دُرود بھیجنے والے کو دیکھتے، پہچانتے اور اُس کے دُرود کو خود سنتے ہیں۔

اس موقع پر تین اہم مسائل کی وضاحت کر دینا ضروری ہے کیونکہ اکثر لوگ ان سے متعلق غلط فہمیوں کا شکار رہتے ہیں اور کچھ لوگ یہ غلط فہمیاں پیدا کرنے کی خدمت انجام دیتے ہیں ۔

پہلا مسئلہ یہ ہے کہ ہمارا دُرود شریف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہنچتا ہے یا نہیں ۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ ہمارا دُرود شریف پڑھنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سنتے ہیں یا نہیں ۔

تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دُرود پڑھنے والے غلام کو پہچانتے ہیں یا نہیں، نیز کیا آپ اُسے جواب دیتے ہیں یا نہیں ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میری زندگی بھی تمہارے لئے بہتر ہے اور میری وفات بھی تمہارے لئے بہتر ہے۔ تمہارے اعمال میری خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں اگر میں تمہارے اچھے اعمال کو دیکھتا ہوں تو اللہ کی حمد کرتا ہوں (شکر ادا کرتا ہوں اور خوش ہوتا ہوں) اور تمہارے گناہ دیکھتا ہوں تو تمہارے لئے استغفار کرتا ہوں ۔ (سعادۃ الدارین)

کیسے پیارے رؤف رحیم آقا ہیں ہمارے ﷺ کہ ہمارے اچھے اعمال دیکھ کر خوش ہوتے اور اپنے رب کا شکر ادا کرتے ہیں اور ہمارے گناہوں سے انہیں تکلیف ہوتی ہے پھر بھی کرم فرماتے ہیں کہ ہماری درخواست سے پہلے ہی ہمارے لئے دُعائے مغفرت کرواتے ہیں کہ ہم خطاوار ہیں تو کیا ہوا، ہیں تو اُنہی کے ۔ اُن کے سوا ہمارا سہارا اور وسیلہ کون ہے۔ رب کریم کا ارشاد ہے ﴿**لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ**﴾ (التوبہ۹/ ۱۲۸)

بے شک تشریف لایا ہے تمہارے پاس ایک برگزیدہ رسول تم میں سے، گراں گزرتا ہے اُس پر تمہارا مشقت میں پڑنا، بہت ہی خواہشمند ہے تمہاری بھلائی کا، مومنوں کے ساتھ بڑی مہربانی فرمانے والا، بہت رحم فرمانے والا ہے۔

حضرت ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ حضرت سلیمان سحیم رضی اللہ عنہ نے خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی تو پوچھا یا رسول اللہ ﷺ ! جو لوگ آپ

کی بارگاہ میں دور دراز سے دُرود شریف پیش کرتے ہیں اور سلام عرض کرتے ہیں کیا وہ آپ کے دربار میں پہنچتا ہے؟ پس حضور ﷺ نے فرمایا ہم اُن کے دُرود وسلام کو سنتے بھی ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں۔ (سعادۃ الدارین)

حضرت ابراہیم بن شیبان رحمۃ اللہ علیہ اپنے اوپر حضور ﷺ کا کرم بیان کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حج سے فارغ ہوکر مدینہ منورہ حاضر ہوا۔ میں نے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ انور پر حاضر ہوکر سلام عرض کیا تو حجرۂ انور کے اندر سے آواز آئی **وعلیک السلام**۔ (سعادۃ الدارین)

حضرت ابوالخیر اقطع رحمۃ اللہ علیہ اپنا حال بیان کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا اور فاقہ کشی سے میری حالت بُری ہوچکی تھی۔ پانچ دن گزر گئے تھے اور ایک دانہ بھی کھانے کے لئے میسر نہ آیا تھا۔ پس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار میں حاضر ہوا۔ آپ کے اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے دربار میں صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کے بعد میں نے عرض کیا **یارسول اللہ انا ضیفك اللیلة** اے اللہ کے رسول ﷺ آج رات میں آپ کا مہمان ہوں۔ پھر میں منبر شریف کے پیچھے سو گیا۔ خواب میں حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما آپ کے دائیں بائیں تھے جب کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے موجود تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے جگایا‘ فرمایا ابوالخیر اُٹھو۔ سرکار تشریف فرما ہیں۔ میں اُٹھا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے کھڑا ہوگیا **وقبلت بین عینیه** اور میں نے آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ حضور ﷺ نے مجھے ایک روٹی عنایت فرمائی‘ میں نے آدھی روٹی کھائی تھی کہ میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے دیکھا تو آدھی روٹی میرے سامنے رکھی ہوئی تھی (سعادۃ الدارین) **صلی اللہ علی النبی الامی وعلی اله وصحبه اجمعین**

یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ کوئی مسلمان جب مجھ پر سلام عرض کرتا ہے تو چاہے وہ مشرق میں ہو یا مغرب میں ہو‘ میرے رب کے فرشتے اس کو سلام کا جواب دیتے ہیں کسی نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ! جب کوئی مدینہ منورہ

ہی میں سلام عرض کرتا ہے تو اس کے بارے میں آپ کیا کرتے ہیں فرمایا کریم کا جو برتاؤ اپنے پڑوسی سے ہوتا ہے۔

یعنی ایک کریم النفس شخص کو جو برتاؤ اپنے پڑوسی کے ساتھ کرنا چاہئے وہی میں اہل مدینہ کے ساتھ کرتا ہوں کہ پڑوسی کا حق دوسرے سے زیادہ ہوتا ہے۔ میرے آقا ﷺ تو وہ ہستی ہیں جنہوں نے اپنے غلاموں کو پڑوسیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کی تعلیم دی تو وہ خود اُن کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہوں گے جو اُن کے پڑوسی ہیں اور اُن کے دربار عالی پر حاضر ہو کر دُرود و سلام پیش کرتے ہیں اندازہ لگایئے اُن پر آپ کا ابرِ رحمت کتنا برستا ہوگا۔

حضرت امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب مزار پُر انوار پر حاضر ہونے والوں کا جواب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عطا فرماتے ہیں تو اس سے ثابت ہوتا ہے **ردہ' علی من یسلم من جمیع الافاق** کہ آفاق عالم میں جو غلام بھی آپ پر دُرود و سلام پیش کرتا ہے آپ اس کا جواب عنایت فرماتے ہیں۔ (القول البدیع)

عبداللہ بن مکی فرماتے ہیں کہ میں نے ابوالفضل القرمسانی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی خراسان سے میرے پاس آیا اُس نے بتایا کہ میں مسجد نبوی شریف میں سویا ہوا تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے مشرف ہوا' آپ نے فرمایا جب تم ہمدان جاؤ تو ابوالفضل بن زیرک کو ہمارا سلام پہنچانا۔ میں نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! اپنے ایک غلام پر آپ کا اس قدر کرم کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا وہ مجھ پر ہر روز سو مرتبہ دُرود شریف پڑھتا ہے وہ شخص حاضر ہوا اور اُس نے ابوالفضل کو سرکار ﷺ کا سلام پہنچایا اور کہا برائے کرم مجھے بھی وہ دُرود مبارک بتا دیجئے جو سید عالم حضور نبی کریم ﷺ کے دربار میں اس قدر مقبول ہے پس انہوں نے فرمایا میں ہر روز یہ دُرود شریف پڑھتا ہوں :

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ جَزَی اللّٰہُ مُحَمَّدًا عَنَّا مَاھُوَ اَھْلُہٗ۔

برکاتِ دُرود شریف :

مسالک السالکین کی ایک روایت ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نبی حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی بھیجی اور فرمایا: اے موسیٰ ! اگر دُنیا میں میری حمد کرنے والے نہ ہوتے تو میں بارش کا ایک قطرہ بھی آسمان سے نازل نہ کرتا اور نہ ہی زمین سے کوئی دانہ پیدا ہوتا اور بہت سی چیزوں کا ذکر فرمایا پھر ارشاد ہوا' اے موسیٰ ! کیا تم چاہتے ہو کہ تمہیں میرا قرب حاصل ہو جیسے تمہارے کلام کو تمہاری زبان سے قرب ہے' جیسے خطراتِ قلب کو دل کے ساتھ قرب ہے' جیسے آپ کی روح کو آپ کے جسم کے ساتھ قرب ہے' اور جیسے آپ کی نظر کو آپ کی آنکھوں سے قرب ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی ہاں' یا اللہ ! میں تجھ سے ایسا ہی قرب چاہتا ہوں۔ پس اللہ رب العزت جل مجدہ نے فرمایا تو تم میرے حبیب ﷺ پر دُرود شریف پڑھا کرو۔ (سعادۃ الدارین)

مسالک الحنفاء میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا اگر آپ قیامت کے دن پیاس کی سختی سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں تو میرے محبوب سید الانبیاء ﷺ پر بکثرت دُرود شریف پڑھا کریں۔ (سعادۃ الدارین)

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام میں روح ڈالی اور انہوں نے آنکھ کھولی تو سب سے پہلے عرشِ الٰہی پر لکھا دیکھا **لااله الا الله محمد رسول الله** پس آپ نے پوچھا اے اللہ یہ کون ہے جس کا نام آپ کے مبارک نام کے ساتھ لکھا ہوا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ میرا محبوب ہے جو تیری اولاد میں ہوگا اور میرے نزدیک یہ تجھ سے بھی زیادہ مکرم ومعظم ہے۔ اے آدم اگر میرا یہ محبوب نہ ہوتا تو نہ میں آسمان پیدا کرتا نہ زمیں' نہ جنت اور نہ دوزخ۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے حضرت حوّا علیہا السلام کو پیدا فرمایا اور آدم علیہ السلام نے انہیں دیکھا تو پوچھا' یہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ حوّا ہیں۔ آدم علیہ السلام نے اُن سے نکاح کی خواہش ظاہر کی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی فطرت میں شہوت پیدا فرمادی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' نکاح سے پہلے تمہیں اُن کا مہر ادا کرنا ہوگا جو میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام

پر دس مرتبہ دُرود پڑھنا ہے۔ آدم علیہ السلام نے مہر ادا کیا اور آپ کا نکاح انسانوں کی ماں حضرت حوّا علیہا السلام سے ہوگیا۔ (سعادۃ الدارین)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور ﷺ پر دُرود شریف پڑھنا گناہوں کو ایسا صاف کر دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور آپ پر سلام بھیجنا اللہ کی رضا کے لئے غلام آزاد کرنے سے افضل ہے اور آپ سے محبت کرنا اللہ کی راہ میں تلوار چلانے اور جانیں قربان کرنے سے افضل ہے۔ (سعادۃ الدارین)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجلسوں کی زینب حضور ﷺ پر دُرود پڑھنا ہے لہذا اپنی مجلسوں کو دُرود شریف سے مزین کیا کرو۔ (سعادۃ الدارین)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دُرود پڑھنا جنت کا راستہ ہے۔ (سعادۃ الدارین)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے کہ جب جمعہ کا دن آئے تو حضور ﷺ پر ہزار مرتبہ دُرود شریف پڑھنا نہ بھولو۔ (سعادۃ الدارین)

سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دُرود شریف پڑھنے کو اہلسنت و جماعت کی علامت قرار دیا۔ (سعادۃ الدارین)

سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جمعرات کو بوقت عصر اللہ تعالیٰ آسمان سے فرشتے بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے ورق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ جمعرات کی عصر سے جمعہ کو غروبِ آفتاب تک زمین پر رہتے ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دُرود شریف پڑھنے والوں کا دُرود لکھتے رہتے ہیں۔ (سعادۃ الدارین)

سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ انسان ہر حال میں دُرود پڑھتا رہے۔ (سعادۃ الدارین)

فتح الربانی میں حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں **علیکم بلزوم المساجد وکثرۃ الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم** اے ایمان والو تم مسجدوں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کثرت دُرود کو لازم کرلو۔

علامہ حافظ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایمان کے راستوں میں سب سے بڑا راستہ دُرود شریف ہے جب کہ محبت کے ساتھ، ادائے حق کی خاطر، تعظیم و توقیر کے لئے پڑھا جائے۔ دُرود شریف پر ہمیشگی کرنا ادائے شکر ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شکر ادا کرنا ہر مومن پر واجب ہے کہ ہم پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بے شمار احسانات ہیں۔ آپ دوزخ سے ہماری نجات کا وسیلہ ہیں، جنت میں ہمارے جانے کا ذریعہ ہیں، انہی کے واسطہ سے ہمارے اعمال مقبول ہوتے ہیں، انہی کے وسیلہ سے ہمیں بلند ترین مراتب نصیب ہوتے ہیں۔ (سعادۃ الدارین)

امام محدث علامہ قسطلانی شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ رسول عظیم ﷺ کا سب سے اعلیٰ و اولیٰ، افضل و اکمل، ازہر و انور، ذکرِ پاک آپ پر دُرود شریف پڑھنا ہے۔

حضرت علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ قیامت کے دن دربارِ الٰہی میں محدثین حاضر ہوں گے اور ان کے ہاتھوں میں دواتیں ہوں گی جن سے وہ احادیث رسول اللہ ﷺ لکھا کرتے تھے اللہ تعالیٰ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمائے گا اُن سے پوچھو یہ کون ہیں اور کیا چاہتے ہیں؟ وہ عرض کریں گے ہم حدیث لکھنے اور پڑھنے والے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوگا کہ جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ کیونکہ تم (احادیث لکھتے اور پڑھتے وقت) میرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بکثرت دُرود پڑھا کرتے تھے (سعادۃ الدارین) **(اللھم اجعلنا منھم ومعھم)**

مواہب الدنیہ میں ہے کہ قیامت کے دن جب کسی مومن کی نیکیوں کا وزن کم ہوگا تو حضور ﷺ انگلی کے برابر ایک کاغذ کا ٹکڑا میزان میں رکھ دیں گے جس سے اس کی نیکیوں کا پلہ وزنی ہو جائے گا یہ دیکھ کر وہ مومن کہے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کون ہیں؟ آپ کی صورت و سیرت بہت ہی اچھی ہے۔ آپ فرمائیں گے میں تیرا نبی ہوں (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اور یہ دُرود شریف ہے جو تو مجھ پر پڑھا کرتا تھا اور آج تیری ضرورت کے وقت میں نے تجھے اس کا بدلہ دے دیا ہے۔

واضح رہے کہ حضور ﷺ قیامت کے دن تین مقامات پر ہم غلاموں کی نگرانی فرما رہے ہوں گے حوضِ کوثر پر کہ کوئی پیاسا تو نہ رہا، میزان پر کہ کسی کے اعمال حسنہ کا پلہ ہلکا تو نہ رہا، صراط پر کہ سب غلام بعافیت اس سے گزر رہے ہیں **صلی اللہ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین**

مفسر قرآن حضرت امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دُرود شریف پڑھنے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ انسان کی رُوح جبلی طور پر ضعیف ہے پس دُرود شریف پڑھنے سے اس میں انوارِ الٰہی کی تجلیات قبول کر لینے کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے جس طرح آفتاب کی کرنیں مکان کے روشن دانوں سے اندر جھانکتی ہیں تو اس مکان کے دَرودِیوار روشن نہیں ہوتے لیکن اگر اس مکان کے اندر پانی کا طشت یا آئینہ رکھ دیا جائے تو آفتاب کے عکس سے مکان کی چھت اور دَرودِیوار چمک اُٹھتے ہیں۔ اسی طرح اُمت کی رُوحیں اپنی فطری کمزوری کی وجہ سے ظلمت کدہ میں پڑی ہوئی ہیں وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح انور سے جو کہ سورج سے بھی روشن تر ہے اس کی نورانی کرنوں سے روشنی حاصل کر کے اپنے باطن کو چمکا لیتی ہیں اور یہ استفادہ صرف دُرود پاک سے ہوتا ہے جو پانی کے طشت یا آئینہ کی طرح ہے۔ اسی لئے نبی مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا **اِنَّ اَوْلَی النَّاسَ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً** قیامت کے دن مجھ سے قریب ترین مجھ پر دُرود پڑھنے والا ہوگا۔ (سعادۃ الدارین)

حضرت شاہ عبدالرحیم والد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہما کا فرمان ہے **بِھَا وَجَدْنَا مَاوَجَدْنَا** یعنی ہم نے جو کچھ بھی پایا ہے خواہ وہ دُنیاوی انعامات ہوں یا اُخروی سب کا سب دُرود پاک ہی کی برکت سے پایا ہے۔

امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دُرود شریف کے فضائل میں سے یہ ہے کہ اس کا وِرد کرنے والا دُنیا کی رسوائی سے محفوظ رہتا ہے اور اُس کی عزت و آبرو میں کوئی کمی واقع نہیں ہو سکتی۔

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف اخبار الاخیار شریف کے اختتام پر دُعا کرتے ہوئے دربارِ الٰہی میں عرض کرتے ہیں یا اللہ ! میرے پاس کوئی ایسا عمل نہیں جو تیری بارگاہِ بے کس پناہ کے شایان شان ہو، میرے سارے عمل کوتاہیوں اور فسادِ نیت سے ملوث ہیں سوا ایک عمل کے اور وہ ہے تیرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

بارگاہ میں نہایت انکساری، عاجزی اور محتاجی کے ساتھ دُرود وسلام کا تحفہ حاضر کرنا۔ اے میرے رب کریم اس دُرود پاک سے زیادہ خیر وبرکت اور رحمت کے نزول کا اور کیا ذریعہ ہوسکتا ہے۔ اے میرے پروردگار ! مجھے یقین کامل ہے کہ یہ عمل تیرے دربار عالی میں قبول ہوگا اس کے عمل کے رد ہوجانے یا رائیگاں جانے کا ہرگز ہرگز کوئی امکان نہیں کیونکہ جو اس دروازے سے آئے اُسے اس کے رَد ہوجانے کا کوئی خوف نہیں۔

امام یوسف بن نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک خاص دُرود شریف کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا جو کوئی اس دُرود شریف کو روزانہ دن رات میں تین سو مرتبہ پڑھے اور مصیبت پریشانی سے نجات کے لئے یا کسی خاص ضرورت پوری ہونے کے لئے ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو یہ حل مشکلات کے لئے تریاق مجرب ہے اللہ اپنے فضل وکرم سے ضرور اس کی مصیبت و پریشانی کو دور فرمائے گا اور ضرور اس کی حاجت پوری فرمائے گا وہ خاص دُرود شریف یہ ہے :

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَلَّتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ

مطلب یہ ہے کہ اے میرے سردار، اے اللہ کے رسول آپ پر صلوٰۃ وسلام ہو، میری ساری تدبیریں ناکام ہوچکی ہیں۔ اب آپ ہی مجھے سہارا دیجئے۔

دُرود شریف میں اختصار : حضور ﷺ کا نامِ مبارک لکھے تو دُرود شریف ضرور لکھے کہ بعض علماء کے نزدیک اُس وقت دُرود شریف لکھنا واجب ہے (بہارِ شریعت) دُرود شریف یعنی صلی اللہ علیہ وسلم کے بدلے صلعم، عم، صـــ، عـــ لکھنا ناجائز وسخت حرام ہے۔ انگریزی میں لفظ محمد کا اختصار MD. یا Mohd. کیا جاتا ہے اسطرح لکھنا جائز نہیں بلکہ Mohammed لکھا جائے) یونہی رضی اللہ عنہ کی جگہ رضـ ۔ رحمۃ اللہ علیہ کی جگہ رحـــ لکھتے ہیں یہ بھی نہ چاہئے۔ جن لوگوں کے نام محمد، احمد، علی، حسن، حسین ہوتے ہیں اُن ناموں پر صـ رضـ رحـ بناتے ہیں یہ بھی ممنون ہے کہ اس جگہ یہ شخص مُراد ہے اس پر دُرود کا اشارہ کیا معنٰی ؟ (بہارِ شریعت)

☆ حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، پہلا شخص جس نے دُرود شریف کا

اختصار ایجاد کیا اُس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا، صرف مال کی چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو اس بدنصیب نے مال نہیں بلکہ عظمتِ مصطفٰے ﷺ کی چوری کرنے کی کوشش کی تھی۔

دُرود ابراہیم : **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّد کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ٥ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰٓی مُحَمَّدٍوَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ٥**

الٰہی ! حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر دُرود بھیج جس طرح تو نے دُرود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ الٰہی ! برکت دے حضرت محمد ﷺ کو اور حضرت محمد ﷺ کی آل کو جس طرح تو نے برکت دی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل کو۔ بیشک تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ ہے۔

خزینہ فضائل و برکات : یہ دُرود شریف ہر نماز خصوصاً نمازِ جمعہ کے بعد مدینہ منورہ کی جانب منہ کر کے (١٠٠) مرتبہ پڑھنے سے بے شمار فضائل و برکات حاصل ہوتے ہیں۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّسَلَاماً عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

دُرود برائے مغفرت : **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ** حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یہ دُرود پاک پڑھے، اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

ایک پسندیدہ دُرود شریف : **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ**

امام الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک روز حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی، انہوں نے یہ دُرود حضور ﷺ کی خدمت میں پڑھا جس کو حضور ﷺ نے پسند فرمایا۔

دُرودشریف شافعی : **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ**

امام اسماعیل ابن ابراہیم مدنی نے امام شافعی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ کیا۔ انہوں نے فرمایا اس دُرودشریف کی برکت سے مجھے تعظیم واحترام کے ساتھ بہشت میں لے جایا گیا۔

دُرودِخضری : **صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ**

یہ ایسا دُرودِ پاک ہے کہ نہ فقط روضہ نبی اکرم ﷺ کی حاضری نصیب ہوتی ہے بلکہ مراددین پائی جاتی ہیں اور محبت میں یقیناً اضافہ ہوتا رہتا ہے فی الحقیقت دُرودخضری ایک بڑی نعمت ہے۔

دُرودُ تُنجینا : دُرودتنجینا سے مُراد وہ دُرودشریف ہے جسے پڑھنے سے ہر مشکل اور مہم سے نجات ملتی ہے علامہ فاکہانی نے قمر منیر میں ایک بزرگ شیخ صالح موسیٰ کا واقعہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے بتایا کہ ہم ایک قافلے کے ساتھ ایک بحری جہاز میں سفر کر رہے تھے کہ جہاز طوفان کی زد میں آ گیا۔ یہ طوفان قہر خداوندی بن کر جہاز کو ہلانے لگا۔ ہم لوگ یقین کر بیٹھے کہ چند لمحوں کے بعد جہاز ڈوب جائے گا اور ہم لقمہ اجل بن جائیں گے کیوں کہ ملاحوں نے بھی یہ سمجھ لیا تھا کہ اتنے تند و تیز طوفان سے کوئی قسمت والا جہاز ہی بچتا ہے۔ شیخ فرماتے ہیں اسی عالم افراتفری میں مجھ پر نیند کا غلبہ ہوگیا چند لمحے غنودگی طاری ہوئی، میں نے دیکھا کہ حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور مجھے حکم دیا کہ تم اور تمہارے ساتھی یہ دُرود ہزار مرتبہ پڑھو۔ میں بیدار ہوا، اپنے دوستوں کو جمع کیا، وضو کیا اور دُرودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ ابھی ہم نے تین سو بار دُرود پاک پڑھا تھا کہ طوفان کا زور کم ہونے لگا آہستہ آہستہ طوفان رُک گیا اور تھوڑے ہی وقت میں آسمان صاف ہوگیا اور سمندر کی سطح پُرامن ہوگئی۔ اس دُرود پاک کی برکت سے تمام جہاز والوں کو نجات مل گئی۔

اس دُرود پاک کا نام تنجی یا تنجینا رکھا گیا۔ اس کے بے پناہ فضائل ہیں اور بزرگانِ دین نے بارہا مرتبہ آزمایا ہے۔ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نہایت مشکل میں گرفتار ہوگیا' اس نے وضوکر کے معطر ہوکر یہ دُرود پاک پڑھنا شروع کیا تو مشکل حل ہوگئی۔ اس دُرودِ پاک کو جو شخص ادب واحترام سے قبلہ رُو ہوکر ہرروز تین سو بار پڑھے گا اللہ کے فضل سے اس کی سخت سے سخت مشکل حل ہوجائے گی۔

شرح دلائل الخیرات کے مؤلف نے لکھا ہے کہ جسے نبی کریم ﷺ کی زیارت کا شوق ہو وہ خالص نیت سے یہ دُرود پڑھے اور بعد از نماز عشاء ایک ہزار مرتبہ پورا کرے اور بستر کو معطر کر کے باوضو سو جائے ان شآء اللہ چالیس روز کے اندر اندر ہی زیارت رسولِ کریم ﷺ ہوگی اگر اللہ تعالیٰ کرم کرے تو ہوسکتا ہے ایک ہفتے کے اندر ہی زیارت ہوجائے۔

ایک بزرگ کا کہنا ہے جو شخص اس دُرودِ پاک کو صبح وشام دس دس مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوجائے گا اور اللہ تعالیٰ کے قہر سے نجات ملے گی۔ اللہ تعالیٰ اُسے بُرائیوں سے محفوظ رکھے گا' اُس کے غم مٹ جائیں گے۔

اس دُرودِ پاک کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ جو شخص بیماری سے تنگ آکر طبیبوں اور ڈاکٹروں سے مایوس ہوگیا ہو' اُسے چاہیے کہ اس دُرودِ پاک کو کثرت سے پڑھے ان شآء اللہ بیماری کی تکلیف سے نجات ملے گی۔

بسم الله الرحمن الرحيم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِهَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرَنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرٰتِ فِی الْحَیَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ وَیَاقَاضِیَ الْحَاجَاتِ وَیَاكَافِی الْمُهِمَّاتِ وَیَادَافِعَ الْبَلِیَّاتِ وَیَاحَلَّ الْمُشْكِلَاتِ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ یَآاِلٰهِیْٓ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؕ

اللہ تعالیٰ ہمارے سردار حضرت محمد مصطفٰے ﷺ اور اُن کی آل پر ایسی رحمت و برکت نازل فرما جس سے ہمیں تمام ڈر خوف اور آفتوں سے نجات ہو جائے اور جس کی برکت سے ہماری تمام حاجتیں روا ہو جائیں اور جس کی بدولت ہم تمام گناہوں سے پاک وصاف ہو جائیں اور جس کے وسیلہ سے ہم تیری بارگاہ میں اعلیٰ درجوں پر متمکن اور جس کے ذریعے ہم زندگانی کی تمام نیکیوں اور مرنے کے بعد کی تمام اچھائیوں سے بدرجہ غایت فائدہ حاصل کریں، خدائے پاک تحقیق تو ہماری دُعاؤں کو قبول فرمانے والا ہے اور ہمارے درجات کو بلند کرنے والا اور ہماری حاجتوں کو بَر لانے والا اور ہماری بلاؤں کو رفع کرنے والا اور ہماری سخت مشکلات کو حل کرنے والا، میری فریاد کو پہنچے اور اُسے اپنے حضور تک رسائی دے، میری عرض قبول فرما، الٰہی تحقیق تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔

دُرود تاج

دُرود تاج بے پناہ فیوض و برکات کا منبع ہے اور یہ عاشقانِ رسول ﷺ کا محبوب وظیفہ ہے۔ جو شخص عروج ماہ، شب جمعہ میں بعد نماز عشاء باوضو پاک کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر ایک سو ستر (۱۷۰) مرتبہ اس دُرود پاک کو پڑھے اور سو رہے تو گیارہ شب متواتر اسی طرح کرنے سے ان شآءاللہ اُس کو زیارت سرکار ﷺ نصیب ہوگی۔

سحر و آسیب جن و شیطان کے دفع کرنے کے لئے اور چیچک دفع کرنے کے لئے گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کرے ان شآءاللہ فائدہ ہوگا۔ دشمنوں ظالموں حاسدوں اور حاکموں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے اور دفع الم و افلاس کے لئے چالیس شب متواتر بعد نماز عشاء اکتالیس مرتبہ پڑھے،

رزق کی کُشادگی کے لئے سات مرتبہ روزانہ بعد نماز فجر وِرد رکھے۔

حاملہ عورت کو کوئی خلل ہو تو سات روز برابر سات مرتبہ پانی پر دم کر کے پلائے۔

برائے ہر مقصود و مطلوب بعد نصف شب باوضو چالیس مرتبہ پڑھے ان شآءاللہ مقصد میں کامیابی ہوگی اور مُراد بر آئے گی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِى اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِى الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسِ الضُّحٰى بَدْرِ الدُّجٰى صَدْرِ الْعُلٰى نُوْرِ الْهُدٰى كَهْفِ الْوَرٰى مِصْبَاحِ الظُّلَمِ جَمِيْلِ الشِّيَمِ شَفِيْعِ الْاُمَمِ ۟ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِيْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ۟ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ ۟ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ ۟ اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ ۟ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۟ رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ ۟ مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ ۟ شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ ۟ سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ ۟ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ ۟ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ ۟ وَسِيْلَتِنَا فِى الدَّارَيْنِ ۟ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَالْمَغْرِبَيْنِ ۟ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ ۟ اَبِى الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ ۟ يٰۤاَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۟

اللهم صل علٰى سيدنا محمد وعلٰى آل سيدنا محمد كما تحب وترضى بان تصلى عليه